• ڈاکٹر نسیم فاطمہ

مکاتیب ڈاکٹر جمیل جالبی بنام ڈاکٹر معین الدین عقیل

Letters Dr. Jamil Jalibi to Dr. Moinuddin Aqeel

Dr. Jamil Jalibi, a renowned scholar. Writer and a distinguished historian of Urdu language and literature has written letters to his friends, contemporary scholars and his fellows on several occasions. He also replied letters he received from such different personalities as well.

In all such letters he wrote his views, experiences and directions to his addressees when ever he was contacted or he himself initiated different academic and literary matters.

Following are a sample of his letters he wrote to his friend and colleague Prof. Dr. Moinuddin Aqeel on different occasions. All these letters contain highly valuable informations about these both dignitaries and their mutual literary and academic interests.

Key Words: Jamil Jalibi. Moinuddin Aqeel. History. Literature. Language. Mutual interests. Letters

ذیل میں ڈاکٹر جمیل جالبی کے مکاتیب بنام ڈاکٹر معین الدین عقیل مرتب کیے گئے ہیں۔یہ خطوط دو شہرہ آفاق شخصیتوں کے روابط شخصی و علمی کا احاطہ کرتے ہیں۔چوں کہ دونوں ہی افراد کراچی میں رہائش پذیر رہے ہیں اس لیے بالمشافہ ملاقاتیں رہتی تھیں۔ماسوئے اس عرصے کے جو ڈاکٹر جمیل جالبی نے اسلام آباد وغیرہ میں گزارے یا ڈاکٹر معین الدین عقیل نے اٹلی و جاپان میں اردو اور مطالعۂ پاکستان کی خدمت کرتے ہوئے گزارے۔

اردو میں خطوط نگاری ایک صنف ادب ہے۔چاہے وہ غالب کے خطوط ہوں،فیض کے خطوط ہوں، عبدالحق کے خطوط ہوں یا صفیہ اختر،ہاجرہ مسرور،خدیجہ مستور اور قرۃ العین حیدر،جیلانی بانو یا جمیلہ ہاشمی وغیرہ کے۔انداز تحریر، مضمون جدا جدا ہوتاہے لیکن مکتوب الیہ سے ایک نسبت خاص کی عکاسی کرتا ہے۔خطوط کی

• پروفیسر صدر شعبۂ لائبریری سائنس، کراچی یونیورسٹی، کراچی۔dr.nasimF@gmail.com

اہمیت یہ ہے کہ ان کے ذریعہ ان امور پر روشنی پڑتی ہے اور وہ معلومات حاصل ہوتی ہیں جو ثانوی ذرائع سے میسر نہیں آتیں۔انداز تحریر، رسم الخط اور معلومات فراواں ان سے حاصل ہوتی رہتی ہیں۔مذکورہ بالا دونوں شخصیتیں اردو ادب کے مشاہیر میں شمار ہوتی ہیں۔ہم عصر بھی ہیں اور ہم ذوق بھی۔یعنی اردوادب، لسانیات،تہذیب و تمدن، تاریخ،تنقید اور سب سے بڑھ کر اعلیٰ تحقیقی کام دونوں ہی کا طرۂ امتیاز ہیں۔کتاب سے محبت،کتب خانہ داری اور پھر زندگی بھر کے علمی ورثے کا جامعات کو عطیہ کر دینا یہ وہ بڑے او راہم اقدامات ہیں جو ڈاکٹر جمیل جالبی اور ڈاکٹر معین الدین عقیل میں قدرمشترک ہیں۔ادب کے لیے دونوں ہی سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ان کی تصنیف و تالیفات،تراجم اور تحقیقات کا جائز ہ لیں تو یہ دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوتی ہے کہ دونوں نے تن تنہا وہ کارنامے انجام دیئے ہیں جو ادارے کیا کرتے ہیں اور یہ ان کی دن رات کی محنت، اپنی زندگی کو بامعنی بنانا، آنے والی نسلوں کی ضروریات کا ادراک رکھتے ہوئے مسلسل اور انتھک محنت کرنا،وقت کے ہر لمحے کو مفید کاموں میں بسر کرنا، گویا:

لمحہ لمحہ تھا پریشاں میری بیداری سے
وقت کو میں نے دبے پاؤں گزرنے نہ دیا

وقت کی قدر، وقت کی پابندی، غیر ضروری گفتگو سے احتراز، غیبت اور عیب جوئی سے بچنا اور مثبت سوچ کے ساتھ مثبت اقدامات میں منہمک رہنا پھر محققین کی بے غرض امداد و تعاون کرنا یہ وہ احسن طریقہ ہائے زندگی ہیں جو دونوں کی زندگی میں حاوی رہے ہیں اور ہمارے لیے مشعل راہ بنے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی اب خود تاریخ ادب اردو کا ایک زریں باب ہو گئے اور ان کی معاونت ڈاکٹرمعین الدین عقیل کو اکثر اوقات حاصل رہی۔وہ معین الدین عقیل میں ایک جوہر قابل کو دریافت کر چکے تھے اس لیے معاملات علمی و ادبی میں ان کی رائے پر اعتماد کرتے تھے۔جامعاتی معاملات ہوں یا شخصی،جہاں تک ہو سکا انھوں نے ڈاکٹر معین الدین عقیل کو سہولتیں بھی فراہم کیں۔یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹرمعین الدین عقیل دل جمعی سے تحقیقی کام کرتے رہے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ڈاکٹر معین الدین عقیل ایک بردبار، متحمل مزاج دوست ہیں لیکن حق بات کہنے میں کسی رورعایت کے قائل نہیں۔مصلحت کوشی اور خوشامد ان کے مزاج میں شامل نہیں۔انھیں بین الاقوامی سطح پر اعزازات حاصل ہوئے ہیں اور یہ ان کی جاں فشانی کا سچا ثمر ہے۔اردو ادب کا اپنا وقیع ذخیرہ انھوں نے جاپان میں مطالعاتِ پاکستان کے فروغ کے لیے دے دیا اور اب خود کتب خانوں سے استفادہ کرتے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی نے بھی اپنا تعلیمی ورثہ جامعہ کراچی کو بطور ''جمیل جالبی ریسرچ سینٹر اور لائبریری'' دے دیا تاکہ محققین اس سے استفادہ کر سکیں۔اب یہ زندگی بھر کی کمائی جامعہ کراچی کی ملکیت ہے اب یہ جامعہ کے احباب حل و عقد پر فرض ہے کہ وہ اس کی حفاظت،اور اس کے توسط سے ترتیب وترسیلِ علم کا بندوبست کرے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کے فرزند اکبر ڈاکٹر خاور جمیل صدر''ڈاکٹر جمیل جالبی فاؤنڈیشن''فی الوقت ''ڈاکٹرجمیل جالبی ریسرچ سینٹر اور لائبریری''کی تعمیر میں منہمک ہیں اور ان کا بھی ساتھ ڈاکٹر معین الدین عقیل دے رہے ہیں۔امید ہے کہ یہ کتب خانہ عن قریب شائقین اور ضرورت مندوں کے مطالعات و تحقیق میں معاونت کا کام شروع کر دے گا۔

''مکاتیبِ ڈاکٹر جمیل جالبی بنام ڈاکٹرمعین الدین عقیل'' پڑھ کر آپ دونوں کے مابین قلبی و علمی تعلق کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

(۱)

برادر عزیز۔سلام مسنون

شادی میں آتا تو صرف آپ کو مبارک باد دیتا۔اب میں آپ کو اور آپ کی بیگم دونوں کو مبارکباد دے سکتا ہوں لہٰذا آپ دونوں میر ی طرف سے دلی مبارک باد قبول کیجیے۔خدا آپ لوگوں کو عمر دراز کے تحفہ زندگی کی ساری مسرتوں سے نوازے۔ا؎آمین

دعاگو

جمیل جالبی

۱۲،فروری ۱۹۷۸ء

(۲)

ڈی ۲۶ بلاک بی
نارتھ ناظم آباد،کراچی
۸،مئی ۱۹۸۲ء

مکرمی ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب السلام و علیکم

گرامی نامہ ملا،یاد فرمائی کا شکریہ۔آپ کی تصنیف ''مسلمانوں کی جدوجہد آزادی'' ا؎مشفق خواجہ

صاحب کے توسط سے موصول ہو گئی ہے جس کے لیے تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔'پاکستان میں اردو غزل' کا انتظار ہے۔امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

احقر
جمیل جالبی

(۳)

۱۹، جولائی ۱۹۸۳ء

مکرمی معین الدین عقیل صاحب سلام مسنون

گرامی نامہ ملا، یاد فرمائی کے لیے شکر گزار ہوں۔'اخبار اردو' کے لیے انشا اللہ پہلی فرصت میں آپ کو کچھ بھجواؤں گا۔اس پیکٹ کے بعد جو آپ نے مجھے بھجوایا تھا صرف ایک شمارہ ملا اور وہ بھی تقریباً دس بارہ دن پہلے۔آپ آج کل کیا لکھ رہے ہیں؟ کیا مقتدرہ کی مطبوعات تبصرے کے لیے نہیں بھیجی جاتیں؟[۱]

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔احقر

جمیل جالبی

(۴)

مکرمی معین الدین عقیل صاحب السلام و علیکم

دراز کی چابی گم ہو گئی تھی اس لیے ''یہ تقریر'' دیر سے بھیج رہا ہوں۔دیکھ لیجیے آپ کے مطلب کی ہو تو رکھ لیجیے ورنہ واپس کردیجیے۔اس تقریر میں ہدیہ ڈاکٹر سید عبداللہ[۱] کا ہے۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہو ں گے۔

احقر
جمیل جالبی
۸۲/۱۰/۱۴

عنوان آپ خود لگا لیجئے چاہیں تو ''ڈاکٹر سید عبداللہ اور اردو''یا ''ایک تقریر'' رکھ دیجئے یا جو آپ چاہیں۔
جمیل

(۵)

مکرمی معین الدین عقیل صاحب سلام مسنون

میرے خط میں مختار الدین احمد صاحب نے لکھا ہے کہ نومبر ۱۹۶۸ء کا 'اخبار اردو' انھیں نہیں ملا۔ براہ کرم بھجوادیجئے۔

احقر
جمیل جالبی

دسمبر ۸۲ء کا 'اخبار اردو' مجھے مل گیا ہے۔ شکر گزار ہوں

(۶)

مورخہ ۱۵/اکتوبر ۱۹۸۳ء

مکرمی سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ ملا اس کے لیے شکر گزار ہوں۔ آپ نے جس محبت اور خلوص کے ساتھ مجھے مبارک باد دی ہے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے جذبات کا پورے طور پر اظہار کر سکوں۔ خدا آپ کو خوش رکھے جزائے خیر دے اور صحت و عمر دراز فرمائے۔ آمین

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

احقر
جمیل جالبی

(۷)

مورخہ ۲۲/جنوری ۱۹۸۴ء

مکرمی عقیل صاحب سلام مسنون

گرامی نامہ ملا جس کے لیے شکر گزار ہوں۔ میں نے دوڈھائی مہینے پہلے آپ کو ایک خط لکھا تھا اور اس میں یہ اطلاع دی تھی کہ آپ کی کتاب میرے پاس محفوظ ہے غالباً وہ خط آپ کو نہیں ملا۔ کتاب اگر آپ کہیں تو میں فوراً ڈاک سے بھجوادوں، میں نے یونیورسٹی میں لاکر میں رکھ لی ہے جہاں آپ کہیں میں بھجوادوں گا۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔

مخلص
جمیل جالبی

(۸)

مورخہ ۶/فروری ۱۹۸۷ء

محترمی ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب السلام و علیکم

آپ کا خط ملا جس کے لیے شکر گزار ہوں۔ڈاکٹر قاضی قادرا صاحب کا خط ان کو بھجوادیا گیا ہے۔ آپ کے خط سے ساری کیفیت واضح ہو گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں آپ کی موجودگی میں یہ شعبہ وہاں پروان چڑھے گا اگر اس سلسلے میں میری کسی مدد کی ضرورت ہو تو بلا تکلف لکھیے گا اور آپ اطمینان سے کام کیجئے۔میں جو کرسکتا ہوں انشا اللہ کروں گا۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ آپ کا مخلص

جمیل جالبی

بخدمت گرامی

جناب معین الدین عقیل صاحب

شعبہ اردو، اٹلی،روم

(۹)

۱۱/فروری ۱۹۸۳ء

مکرمی ڈاکٹر عقیل صاحب سلام مسنون

مجھے 'الفاظ' علی گڑھ کا تازہ شمارہ مل گیا ہے جس کے لیے آپ کا شکر گزار ہوں۔

ہندوستان سے چھپنے والی ادبی کتابیں آج کل پاکستان کسٹم والے روک لیتے ہیں اور نوٹس بھیجتے ہیں کہ درآمدی پرمٹ پیش کیجئے۔ظاہر ہے کہ یہ کتابیں عام طور پر تحفے میں آتی ہیں اور لکھنے پڑھنے والا ان پرجو تاجر کتب ہیں کہاں لے سکتا ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ کتابیں ضائع ہو جاتی ہیں یا پھر یہ معاملہ اسلام آباد جاتا ہے اور وہاں سے کئی مہینے بعداس سلسلے میں جواب آتا ہے۔اس طرح سے ہم ہندوستان کے ادب کے بارے میں وہاں کے لکھنے والوں کا انداز فکر سے ناواقف ہوتے جاتے ہیں۔اگر اس سلسلے میں آپ کا رپورٹر کوئی رپورٹ مرتب کرے اور پھر اس پر اداریہ لکھا جائے تو شاید حکومت اس مسئلے پر غور کر کے کوئی فیصلہ کرے یہ بہت ضروری اور اہم بات ہے اور آپ کی توجہ کی فوری طالب ہے اگر آپ اس سلسلے میں کچھ کریں تو میں شکر گزار رہوں گا۔

آج 'ڈان' جمعہ (۱۱،فروری ۸۳ء) میں اپریل کا جو ادبی کالم ہے اس میں بھی اس سلسلے کی طرف میرے کالم کا آخری حصہ اس مسئلے کی طرف اشارہ کرتا ہے اسے بھی ذرا دیکھ لیجیے۔اس رپورٹ کو وسیع تناظر میں مرتب کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کام آپ کاکوئی محنتی رپورٹر آسانی سے کر سکتا ہے۔لہٰذا اس سلسلے میں مختلف لکھنے والوں کی رائے بھی شامل کی جا سکتی ہے۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہو ں گے۔ احقر

جمیل جالبی

نمبر ا۔ مقدمہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی۔

نمبر ۲۔ ۱۵/جنوری ۸۶ء کو ایک مقالہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے بارے میں پڑھ رہا ہوں۔موضوع ''قومی یک جہتی اور ڈاکٹراشتیاق حسین قریشی''۔

یہ تجویز ڈاکٹر جمیل جالبی نے ڈاکٹر معین الدین عقیل کو اس لیے دی تھی کہ ان دنوں ڈاکٹر عقیل، مہمان مدیر کے طور پر اخبار ''جسارت'' کراچی کا ادبی صفحہ مرتب کر رہے تھے اور ان کی ادارت کے زمانے میں یہ صفحہ بہت مقبول و بااثر سمجھا جاتا تھا۔

(۱۰)

مورخہ ۶/مئی ۱۹۸۷ء

محترمی سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ ملا جس کے لیے شکر گزار ہوں۔جن مقاصد کو سامنے رکھ کر آپ وہاں گئے ہیں اسے پوری توجہ سے کم سے کم وقت میں پورا کر دیجئے تاکہ وہاں کے لوگوں کو معلوم ہو کہ پاکستان کے لوگ کتنا اچھا کام کرتے ہیں۔آپ کے وہ مفادات جو جامعہ کراچی سے متعلق ہیں ان کی دیکھ بھال میں کر رہا ہوں،اللہ مدد فرمائے۔ابھی چند منٹ پہلے کریم رضا صاحب مجھ سے مل کر گئے ہیں وہ بھی آپ کے ادارے سے وابستہ ہیں اچھے اور سمجھ دار آدمی معلوم ہوتے ہیں۔

آپ نے ایک مخطوطے کا ذکر کیا تھا اس کا کیا ہوا؟ اور بھی کوئی کام کی چیز مطبوعہ یا غیر مطبوعہ نظر آئے تو ضرور مطلع کریں۔

نصابی کتب کی کتابت آپ نے کہاں رکھی ہے؟ براہ کرم جلد مطلع کیجئے۔باقی سب خیریت ہے۔آج

کل رمضان ہیں اور شدید گرمی ہے۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ آپ کا مخلص

جمیل جالبی

بخدمت گرامی

جناب ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب،

شعبہ اردو، اٹلی،روم

یہاں اشارہ ڈاکٹر عقیل کے اس منصب کی طرف ہے جو ڈاکٹر عقیل کو مہمان پروفیسر،شعبہ مطالعات جنوبی ایشیا اورینٹل یونیورسٹی،نیپلز،اٹلی کی حیثیت میں اکتوبر ۱۹۸۶ء میں مذکورہ یونیورسٹی کی جانب سے پیش کیا گیا تھا اور جہاں ڈاکٹر صاحب ستمبر ۱۹۸۷ء تک انجام دیتے رہے۔

ڈاکٹر رحیم رضا کی طرف اشارہ ہے وہ بھی ان دنوں 'اورنیٹل یونیورسٹی'نیپلز سے منسلک تھے اور ایک منصوبے پر چند دنوں کے لیے پاکستان آئے تھے۔

یہ مخطوطہ ''نظم الجواہر'' کا تھا جو ڈاکٹر عقیل کو ان کے سفر جرمنی اپریل ۱۹۸۷ء میں ہائڈل برگ یونیورسٹی کے کتب خانے سے ملا تھا۔ڈاکٹر عقیل نے بعد میں اس مخطوطے پر ایک مقالہ تحریر کیا جو ان کے مجموعی مقالات ''مسلم ہندوستان:ادب،تاریخ اور تہذیب' شائع کردہ سنگ میل پبلیکشنز لاہور۲۰۱۵ء میں شامل ہے۔

(۱۱)

مورخہ ۲/اگست ۱۹۸۷ء

محترمی ڈاکٹر صاحب سلام مسنون

گرامی نامہ ملاِ جس کے لیے شکر گزار ہوں۔جن جن لوگوں نے آپ کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا ان سب کو میں نے اطمینان دلا دیا تھا۔آپ آرام سے اپنے کاموں سے نمٹ جائیں اور واپس آجائیں۔کنفرمیشن آپ کا ہو گیا ہے اور آپ کی ترقی کے سلسلے میں بھی آپ کی خواہش کو ذہن میں رکھوں گا۔

'کلیات جرٗت' ابھی مجھے نہیں ملی۔آپ نے کن کن کتابوں کے عکس حاصل کر لیے ہیں براہ کرم تفصیل لکھیے۔آپ نے اپنے کسی پچھلے خط میں ایک مخطوطے کا ذکر کیا تھا کہ آپ اس کا عکس میرے لیے حاصل کر رہے ہیں،براہ کرم مطلع فرمائیں۔'جرأت کی بینائی' کے سلسلے میں جو مقالہ اقتدار حسین صاحب نے لکھا تھا وہ میری نظر سے گزرا،معلوم نہیں اب آپ کون سے مقالے کا حوالہ دے رہے ہیں۔

امید ہے آپ مع بیگم خیر و عافیت سے ہوں گے،میرا سلام کہیے۔

آپ کا مخلص

جمیل جالبی

(۱۲)

مورخہ ۱۱/ستمبر ۱۹۸۷ء

مکرمی ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ ملا جس کے لیے شکر گزار ہوں۔آپ کا کنفرمیشن ہو گیا نیز یہ کہ چھٹی بھی نومبر تک منظور کر لی گئی ہے۔میرا خیال ہے کہ آ پ نومبر میں ضرور آجائیں اور اپنے ساتھ 'مثنویات راسخ' ایک فوٹو اسٹیٹ ضرور لیتے آئیں۔لندن میں آپ کو کیا کیا چیزیں دستیاب ہوئیں۔بیگم کو سلام کہیے۔

'کلیات جرأت' مجھے مل گئی ہے اور ایک خط شکریہ و رسید آپ کو بھجوارہا ہوں براہ کرم متعلقہ صاحب کو بھجوادیجئے۔

امید ہے آپ خیر وعافیت سے ہوں گے۔

مخلص

جمیل جالبی

(۱۳)

۲۰/دسمبر ۱۹۸۷ء

مکرمی عقیل صاحب سلام مسنون

'مقتدرہ قومی زبان' کے صدر نشین کے فرائض منصبی سنبھالنے کے بعد 'مقتدرہ' سے آپ کی بے لوث وابستگی اور گراں قدر خدمات میرے علم میں آئیں۔ادارے کے کام کو مزید آگے بڑھانے کے لیے حسب سابق آپ کی آرا او رمشوروں کی مجھے ضرورت ہے۔امید ہے فروغ اردو کے عمل کو تیز کرنے کے لیے آپ کا تعاون آئندہ بھی مجھے حاصل رہے گا۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔

آپ کا مخلص

جمیل جالبی

(۱۴)

تاریخ ۲۷/۴/اپریل ۱۹۸۸ء

محترمی عقیل صاحب السلام و علیکم

گرامی نامہ ملا جس کے لیے شکرگزار ہوں۔ جواب تاخیر سے دے رہا ہوں معذرت خواہ ہوں۔"اردو لغت کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ" کے تحت جلد سوم، چہارم اور ششم شائع ہو چکی ہے وہ آپ کو بھجوائی جا رہی ہے۔ڈاکٹر اسلم فرخی کی کتاب 'برصغیر میں اردو ڈرامہ' بھی اس کے ہمراہ بھجوائی جا رہی ہے۔ 'کتابیات ڈاکٹر اشتیاق احمد قریشی' ابھی موجود ہیں اس لیے اس کا ترمیم شدہ ایڈیشن جاری کرنا مناسب نہیں ہے البتہ اگر آپ اندراجات بھجوادیں تو یہ کتاب میں چھپوا کر چسپاں کرائے جا سکتے ہیں، آپ کی کیا رائے ہے؟

'منتخبات اخبار اردو' اور 'منتخبات اردو نامہ' ابھی زیر طبع ہیں۔وجہ اس کی یہ ہے کہ جون تک مقتدرہ واجب الادا بلوں کو ادا کرنے میں مصروف رہے گا جو مالی بحران کی وجہ سے پہلے ادا نہیں کیے جا سکے۔جب میں نے چارج لیا تو مقتدرہ گہرے مالی بحران میں مبتلا تھا۔انشااللہ تعالی جولائی تک صورت حال سنبھل جائے گی یہ بات آپ اپنے تک رکھیے۔

انجمن کے مخطوطات کی مائیکرو فلمنگ کے سلسلے میں ڈائریکٹر جنرل سے بات کر لی تھی اور وہ اس بات سے متفق تھے۔اب انجمن کو ان سے رابطہ کر کے میٹنگ کی تاریخ متعین کر لینی چاہیے۔عید پر میں انشااللہ کراچی آؤں گا۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ آپ کا مخلص

جمیل جالبی

یہ کتابیات ڈاکٹر عقیل نے 'مقتدرہ قومی زبان' کی خواہش پر مرتب کی تھی اور وہیں سے شائع ہوئی تھی لیکن کچھ عرصے بعد ڈاکٹر عقیل نے ان کتابیات کا ایک اضافہ شدہ ایڈیشن شائع کروانا چاہا تھا۔

یہ دونوں کتابیں مقتدرہ کی فرمائش پر ڈاکٹر عقیل نے مرتب کی تھیں جو وہیں سے شائع ہوئی تھیں۔

جب ڈاکٹر جالبی 'مقتدرہ قومی زبان' کے صدر نشیں بن کر اسلام آباد منتقل ہوئے تو ڈاکٹر عقیل نے ان سے گزارش کی تھی کہ وہ اسلام آباد میں نیشنل آرکائیو کی معاونت حاصل کر کے 'انجمن ترقی اردو' کی بے عملی کے سبب ان کے قیمتی و نادر مخطوطات کی مائیکرو فلمیں بنوا کر محفوظ کر لینا چاہیے جس پر جالبی صاحب نے انھیں یہ مثبت اور خوش کن جواب دیا تھا لیکن اس معاملے میں شاید کوئی پیش رفت نہ ہوسکی۔

(۱۵)

تاریخ ۲۲/اگست ۱۹۸۸ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب السلام علیکم

گرامی نامہ ملا جس کے لیے شکر گزار ہوں۔آپ نے جو صورت حال بتائی تھی اس کے پیش نظر میں نے خود جا کر متعلقہ اراکین کو سمجھا دیا تھا او رمجھے یقین تھا کہ انشا اللہ سب معاملہ ٹھیک رہے گا۔اس کی اطلاع مجھے مل گئی تھی انشا اللہ سب ٹھیک رہے گا۔سچائی کی بالآخر فتح ہوتی ہے۔'فرہنگ اثر' اور 'اردو رسم الخط اور ٹائپ' آپ کو ستمبر ۱۹۸۸ء میں بھجوائی جائیں گی۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ آپ کا مخلص

جمیل جالبی

(۱۶)

تاریخ ۲۶/اگست ۱۹۸۹ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب السلام علیکم

ڈاکٹر محمد علی اثر کی کتاب ''دکنی شاعری تحقیق و تنقید'' مجھے مل گئی تھی اورحسب عادت میں نے اس کی رسید بھی بھجوادی تھی۔آپ کو نہیں ملی مجھ کو افسوس ہے۔ڈاکٹر محمد علی اثر صاحب کا خط بھی مل گیا ہے۔جس کے لیے آپ کا شکر گزار ہوں۔یہ بات کسی نے بتائی ہے کہ آپ کورنگی سے شمالی ناظم آبادشفٹ ہو گئے ہیں۔سرنامے پر پتہ درج نہیں تھا اس لیے کراچی یونیورسٹی کے پتہ پر خط بھجوارہا ہوں۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ آپ کا مخلص

جمیل جالبی

(۱۷)

مورخہ ۔۔۔۔۔۔۱۹۹۰ء

محترمی السلام علیکم

جیسا کہ آپ جانتے ہیں ''اخبار اردو'' ایک طویل عرصے سے قومی زبان کے فروغ و نفاذ کے سلسلے میں مقدور بھر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔گزشتہ دنوں ہم نے اسے مزید بنانے اور اس کی افادیت میں

اضافے کی خاطر نئے عنوانات منتخب کر کے کچھ خصوصی نمبرز شائع کیے تھے جنھیں قارئین کی طرف سے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔چنانچہ اس سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے درج ذیل عنوانات کے تحت تین مزید خصوصی نمبرز نکالنے کا پروگرام بنایا گیاہے۔

۱۔اردو اصطلاحات سازی ۲۔اردو بطور دفتری زبان ۳۔عدالتوں میں اردو

زبان و ادب میں گراں قدر خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ قومی زبان سے آپ کی خصوصی محبت کے پیش نظر امید ہے کہ درج بالا موضوعات پر آپ ضرور قلم اٹھائیں گے اور اپنے مضامین 'اخبار اردو' کی ضخامت زیادہ نہیں ہے اس لیے مناسب ہوگا مضمون کو جامعیت کے ساتھ چار پانچ صفحات میں ہی سمیٹ لیا جائے۔یہ مضامین ''اخبار اردو' کو ارسال کرنے کے بعد آپ کسی بھی اخبار میں چھپوا سکتے ہیں۔

اس نوعیت کے علمی کاموں کے معاوضے کا حق ادا کرنا تو ممکن نہیں ہوتا لیکن مقتدرہ کی طرف سے آپ کی خدمت شکریے کے ساتھ اعزازیہ بھی پیش کیا جائے گا۔

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔جواب منتظر

نیاز مند

جمیل جالبی

بخدمت گرامی جناب معین الدین عقیل صاحب

(۱۸)

تاریخ ۱۲/مئی ۱۹۹۰ء

محترمی السلام وعلیکم

ابھی ابھی آپ کو خط ملا جس سے معلوم ہوا کہ آپ حج بیت اللہ کے لیے ۳۰/مئی ۱۹۹۰ء کو جا رہے ہیں۔میری طرف سے دلی مبارک باد قبول کیجئے اور واپس آ کر جولائی کے آخر تک مسودہ مجھے بھجوادیجئے۔خدا کرے یہ خط آپ کو جانے سے پہلے مل جائے۔دعاؤں میں یاد رکھیے۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے

آپ کا مخلص

جمیل جالبی

(۱۹)

تاریخ ۲۸/مارچ ۱۹۹۰ء

محترمی ڈاکٹر صاحب السلام علیکم

گرامی نامہ ملا اور ساتھ ہی آپ کا مضمون ''اردو کی پہلی مطبوعہ کتاب'' ابھی موصول ہوا دونوں کے لیے شکر گزار ہوں۔اشاریہ فہرست میں شامل ہے اور یقینا ناشر کا کام تھا وہ اس کا اشاریہ تیار کرواتا یہی صورت 'اسلامی کلچر' کے ساتھ ہوئی ہے یہ ۴۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔میری بنائی ہوئی فہرست کے مطابق لفظ''اشاریہ'' ترتیب میں شامل ہے لیکن اشاعت کے وقت کتاب کے آخر میں اشاریہ شامل نہیں کیا گیا۔اب میں نے پھر کہا ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اشاریہ ضرور شامل کیا جائے۔

'تحریک ہجرت' کا ایک نسخہ موصول ہوا جس کے لیے شکر گزار ہوں۔کل رات ہی میں نے ساری کتاب پڑھ لی ہے۔میرے خیال میں سن ۱۹۲۰ء کی ہجرت اورفلسفہ ہجرت کے حوالے سے اتنا مواد کہیں ایک جگہ نہیں ملتا۔شاہد حسین خاں آپ اور ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری مبارک باد کے مستحق ہیں۔

میں آج کل دن رات انگریزی اردو ڈکشنری کی تیاری میں مصروف ہوں اس لیے کراچی آنا جانا بھی کم رہا ہے۔انشا اللہ کراچی آؤں گا تو آپ سے بھی رابطہ کروں گا۔

'تاریخ اردو ادب' کی اس جلد کے لیے کچھ ضروری مواد اکٹھا کر رہا ہوں اور اسی لیے یہ کام رکا ہوا ہے بعض مخطوطات اور مطبوعات کا انتظار ہے۔

آپ کا مضمون ''اردو کی پہلی مطبوعہ کتاب'' میں نے پڑھ لیا ہے اور اسے 'اخبار اردو' میں اشاعت کے لیے دے بھی دیا ہے۔انشا اللہ شائع ہوجائے گا۔۱۲۰۹ھ ترجمے کا سال ہے آپ نے اسے سال اشاعت قرار دیا ہے اگر آپ ایک ہفتے کے لیے اس کتاب کی عکسی نقل مجھے بھجوادیں تو میں دیکھ کر احتیاط سے آپ کو واپس کر دوں گا۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ آپ کا مخلص

جمیل جالبی

(۲۰)

تاریخ ۶/مئی ۱۹۹۰ء

محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب السلام وعلیکم

گرامی نامہ ملا جس کے لیے شکر گزار ہوں۔میں عمرے کے لیے گیا ہوا تھا پچھلے ہفتے واپس آیا ہوں

اس لیے خط اور عکسی نقل کی رسید جلد نہ دے سکا۔'اسلامی کلچر' بھی بغیر اشاریے کے شائع ہوئی ہے حالانکہ میں نے خاص طور پر تاکید کی تھی۔اگر آپ نے قومی زبان کے بارے میں اہم دستاویزات مرتب کر لی ہیں تو براہ کرم جلدی بھجوادیجیے تاکہ انھیں بھی جلدی شائع کر دیا جائے۔دستاویزات کے آنے سے اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے بہت سے گوشے اصل ماخذ کے ساتھ اہل علم و نظر کے سامنے آجائیں گے۔عید میں نے کراچی میں کی تھی لیکن اتنا تھکا ہوا تھا کہ نماز عید کے علاوہ گھر سے نہیں نکلا۔آپ کی مطلوبہ کتابیں ڈاک سے بھجوارہا ہوں اور عکسی نقل 'تاریخ مرہٹہ' بھی۔شکریہ

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔آپ کا مخلص

جمیل جالبی

(۲۱)

تاریخ ۲۴/دسمبر ۱۹۹۱ء

مکرمی ڈاکٹر عقیل صاحب السلام علیکم

آپ کا خط ملا یاد فرمائی کا شکریہ۔نمبر ۱۰۰ کے بعد جو پمفلٹ شائع ہوئے ہیں وہ اس خط کے ساتھ بھجوارہا ہوں۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ آپ کا مخلص

جمیل جالبی

(۲۲)

۱۷/دسمبر ۱۹۹۲ء

مکرمی ڈاکٹر عقیل صاحب

السلام و علیکم

گرامی نامہ ملا جس کے لیے شکر گزار ہوں۔آپ نے جس محبت سے مبارک باد دی ہے اس کے لیے آپ کا شکر گزار ہوں خدا آپ کو شاد آباد رکھے۔'تحریک پاکستان کا تعلیمی پس منظر' اکا ایک نسخہ بھی موصول ہوا جس کے لیے مزید شکر گزار ہوں۔انشااللہ اس سے لطف اندوز ہوں گا۔مقتدرہ کے پمفلٹ نمبر ۱۱۱ کے بعد جو پمفلٹ شائع ہوئے ہیں وہ اس خط کے ساتھ بھجوارہا ہوں۔

'قومی انگریزی اردو لغت' کتب فروشوں کے پاس تو نہیں ہے لیکن مقتدرہ قومی زبان کے ذیلی

دفتر کراچی میں ہے اگر آپ اسے خریدنا چاہیں تو میں اپنے اختیار سے اس پر ۳۳ فیصد کمیشن کی منظوری دوں گا۔یہ لغت آپ کو ضرور بھجواتا لیکن کچھ پابندیوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہے۔

امید ہے کہ آپ بخیرو عافیت ہوں گے۔ آپ کا مخلص

جمیل جالبی

(۲۳)

محترمی پروفیسر ڈاکٹر سعید سیفی صاحب اسلام وعلیکم

آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۴/فروری ۲۰۰۲ء ملا جس کے لیے شکر گزار ہوں

ڈاکٹر قنبر دہلوی کا تحقیقی مقالہ ''اردو شاعری کا نظریاتی و فکری مطالعہ'جو آپ نے رائے کے لیے بھجوایا تھا میں نے دیکھ لیا ہے۔۵۵۵ صفحات پر مشتمل اس مقالے میں انیسویں صدی تک اردو شاعری کا سماجی و فکری نقطہ نظر سے مطالعہ کیا گیا ہے اور اس پر مقالہ نگار کو کراچی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی ہے۔اس کی اشاعت کراچی یونیورسٹی پریس سے کی جا سکتی ہے لیکن اشاعت سے پہلے اسے ایڈٹ کرنے کی ضرورت ہے۔میری رائے میں پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل سے بھی اس سلسلے میں رائے لی جائے۔مقالہ اس خط کے ساتھ آپ کو بھجورہا ہوں۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ آپ کا مخلص

جمیل جالبی

حواشی:

خط نمبرا:

۱۔ یہ شادی ڈاکٹر معین الدین عقیل کی تھی جو ۱۰،فروری ۱۹۷۱ء کو منعقد ہوئی تھی۔

خط نمبر۲:

۱۔ شائع کردہ: مکتبہ تعمیر انسانیت، اردو بازار لاہور، ۱۹۸۲ء.

خط نمبر ۳:

۱۔ ماہنامہ ترجماں 'مقتدرہ قومی زبان' جس کے اولیں مدیر ڈاکٹر عقیل تھے۔جب تک یہ ماہنامہ کراچی سے نکلتا رہا۔

خط نمبر۴:

۱۔ پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو کے سینئر پروفیسر اور معروف محقق دانشور۔

خط نمبر۵:

ا۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں عربی کے معروف ممتاز پروفیسر اور محقق و مصنف۔

خط نمبر۶:

ا۔ یہ مبارک باد ڈاکٹر جمیل جالبی کے کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے منصب پر فائز ہونے کے تعلق سے تھی۔

خط نمبر۷:

ا۔ جے این فارقوہر(J.N.Farquohar) کی کتاب Modern Religion Movements in India مطبوعہ نیویارک ۱۹۱۵ء سے مراد ہے۔اس کتاب کو ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے کسی مقصد سے ڈاکٹر عقیل سے مستعار لیا تھا۔

خط نمبر۸:

ا۔ شعبہ فلسفہ کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر، کئی کتابوں کے مصنف،ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر بننے کے بعدانھیں ان کے منصب کے اختتام پر انھیں رجسٹرار تعینات کر دیا تھا۔

خط نمبر۱۱:

ا۔ 'کلیاتِ جرأت'،مرتبہ ڈاکٹر اقتدار حسین،شائع کردہ'اورینٹل یونیورسٹی' نیپلز،۱۹۷۱ء جو ڈاکٹر عقیل نے ڈاکٹر جمیل جالبی کو نیپلز سے ارسال کیا تھا جو کچھ دنوں کے بعد ڈاکٹر جالبی کو مل گیا تھا۔

خط نمبر۱۲:

ا۔ 'مثنویات راسخ' کا ایک مخطوطہ ڈاکٹر عقیل کو 'انڈیا آفس لائبریری،لندن' میں ان کو سفر لندن ۱۹۸۷ء میں دستیاب ہوا تھا جس سے انھوں نے ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کو مطلع کیا تھا،ڈاکٹر جالبی نے اس نسخے کے عکس کی فرمائش ڈاکٹر عقیل سے کی تھی۔ڈاکٹر عقیل نے ڈاکٹر جالبی کو ارسال کر دی تھی۔

خط نمبر ۱۹:

ا۔ یہ کتاب ڈاکٹر عقیل کی تصنیف ہے جسے 'ابوالکلام آزاد ریسرچ انسٹی ٹیوٹ،کراچی' نے ۱۹۹۰ء میں شائع کیا تھا۔

خط نمبر۲۲:

ا۔ یہ ڈاکٹر عقیل کی تصنیف ہے جسے 'ادارہ تعلیمی تحقیق،لاہور' نے ۱۹۹۲ء میں شائع کیا تھا۔

خط نمبر ۲۳:

ا۔ یہ خط ڈاکٹر جالبی صاحب نے ڈاکٹر سعید الظفر سیفی صاحب،وائس چانسلر،کراچی یونیورسٹی کو تحریر کیا تھا اور مذکورہ کتاب کی اشاعت کے بارے میں رائے دی تھی اسے شائع کیا جا سکتا ہے لیکن اس ضمن میں ڈاکٹر عقیل کی رائے بھی لے لی جائے جو اس وقت'شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ' کراچی یونیورسٹی کے ڈائریکٹر تھے لیکن ڈاکٹر عقیل نے اس کتاب کے بارے میں مثبت رائے نہ دی تھی جس کی وجہ سے یہ کتاب شائع نہ ہو سکی۔

~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~